رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار

الحکم

قیمت سالانہ
والیان ریاست
والا سے فی ۵۰
معاونین سے ۱۲
عوام سے ۵

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل و رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

نمبر ۴۲	مورخہ ۷ نومبر ۱۹۲۲ء	جلد ۲۵

نقش ہیں دل پر میرے نقش و نگارِ قادیان

از جناب منشی محمد عزیز اللہ خانصاحب احمدی اثر جوائنٹ ایڈیٹر ڈسٹرکٹ شاہجہان پور

میری آنکھوں سے کوئی دیکھے بہارِ قادیاں
یہ عروجِ اللہ اکبر۔ یہ وقارِ قادیاں
یہ بہارِ قادیاں یہ لالہ زارِ قادیاں
طائرِ دل کیوں نہ ہو جائے شکارِ قادیاں
کیا چھڑائے گا کوئی مجھ سے دیارِ قادیاں
بس گئی ہے میری آنکھوں میں بہارِ قادیاں
انا اعطینا کا وعدہ کر دیا حق نے وفا
احمدِ موعود ہے جب مظہرِ سردار کل
مسجدِ اقصےٰ کا نقشہ جو شبِ اسرا میں تھا
گلشنِ ایماں کا ہر غنچہ شگفتہ ... ہو گیا ...

مجھ سے ہاں مجھ سے کوئی پوچھے بہارِ قادیاں
سرمۂ چشمِ ملائک ہے غبارِ قادیاں
میں فدائے قادیاں اے میں نثارِ قادیاں
رو کشِ باغِ ارم ہے مرغزارِ قادیاں
قادیاں طالب مرا اور میں نثارِ قادیاں
نقش ہیں دل پر مرے نقش و نگارِ قادیاں
نہرِ کوثر سے فزوں ہے آبشارِ قادیاں
کیوں نہ سیرِ ارضِ حرم ہو لالہ زارِ قادیاں
دیکھ لو چل کر وہی منظر جوار قادیاں
جھومتی آئی جو بادِ خوشگوارِ قادیاں

کھل پڑے بال کھل پڑے بندِ نقابِ مدعا
ایک جھونکا آ گیا نسیمِ خوشگوارِ قادیان

نظارت بیت المال کا ضروری اعلان

تمام زمیندار جماعتوں کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ اس وقت فصل خریف کا موقع آگیا ہے۔ اس واسطے عہدہ داران ہر ایک زمیندار احباب سے اس موقعہ فصل پر ان کی ہر قسم کی پیداوار جنس پر ۲ ۱/۲ سیر فی من کے حساب سے چندہ وصول فرما دیں۔ گذشتہ فصل پر بہت ہی کم غلہ لیا گیا ہے۔ اس واسطے ضرورت ہے۔ کہ اب اس فصل پر اس کی کمی کو پورا کرنے کی پورے طور پر کوشش کی جاوے۔ اور جماعتوں کو چاہئے کہ جس قدر غلہ یا جنس وصول ہو۔ اسے فروخت کر کے روپیہ فوراً ارسال فرما دیں۔ کیونکہ اس وقت سخت ضرورت ہے۔ والسلام عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان

اطلاع

سنگ مرد ارید حصہ اول عنقریب شائع ہونے والا ہے اس لئے خریدار جلد اپنی درخواستیں دفتر الحکم کے پتہ پر روانہ کر دیں

مینیجر اخبار الحکم

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی احمدی عرفانی ایڈیٹر و پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپ کر دفتر الحکم سے شائع ہوا

جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب لیجسلیٹو اسمبلی میں جا کر کیا کرینگے

چودھری صاحب موصوف کا اپنا بیان

جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کی حسب ذیل چھٹی جو ہمیں موصول ہوئی ہے۔ اسکو پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جناب موصوف کن مبارک ارادوں اور بہترین خواہشوں کے ساتھ سب مسلمانوں اور خصوصاً زمینداروں کی خدمت کرنے۔ ان کے حقوق کی نگہداشت اور ان کی ترقی کے وسائل نکالنے کے لئے اسمبلی میں جانا چاہتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو مسلمان دیکھیں گے۔ کہ جناب چودھری صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے۔ عملی لحاظ سے اسے پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ووٹر صاحبان اس چھٹی کو پڑھ کر جہاں جناب چودھری صاحب کے ارادوں سے آگاہ ہو جائیں گے۔ وہاں ان کی قابلیت خیالات کی پختگی اور طرز عمل کی درستی کا بھی اعتراف کریں گے۔ اور ان کے انتخاب کے لئے نہ صرف خود ووٹ دینگے۔ بلکہ دوسروں کو بھی ووٹ دینے کا مشورہ دینگے۔ ایڈیٹر۔

آپ کو یہ امر معلوم ہی ہوگا۔ کہ اسوقت ہندوستان کی مختلف قوموں میں اپنے حقوق کی حفاظت کا سوال درپیش ہے۔ ہندو لوگوں نے پچھلے دنوں ہندو مسلمانوں کی صلح سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اور مسلمانوں کو غافل کر کے ایک طرف تو شدھی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور دوسری طرف ان کی ایک جماعت سرکاری حکام سے میل جول بڑھا کر اندر ہی اندر سرکاری محکموں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ مسلمان آگے ہی غریب اور کمزور ہیں۔ تجارت ان کے ہاتھ میں نہیں۔ بنک ان کے ہاتھ میں نہیں۔ کارخانے ان کے ہاتھ میں نہیں۔ لے دیکے زمین اور سرکاری ملازمتوں کا دروازہ ان کے لئے کھلا تھا۔ زمین کے ایک حصہ پر سود کے ذریعہ سے ہندوؤں نے قبضہ کر لیا۔ اور ملازمت جو پہلے بھی بہت حد تک ان کے ہاتھ میں تھی۔ صلح کا دھوکہ دیکر اس میں سے مسلمانوں کو نکالنے کی تدبیر کرنے لگے۔ کونسلوں میں انھوں نے یہ بھی کوشش کی کہ قانون انتقال اراضی جس سے زمینداروں کے حقوق محفوظ ہو گئے تھے۔ اس کو اڑا دیں۔ اور اگر اسوقت زمیندار مسلمان ممبروں کا جتھا اسکا مقابلہ نہ کرتا اور سرکار کی مدد ان کے ساتھ نہ ہوتی تو آج آپ لوگ دیکھتے کہ پھر سودی روپیہ کے بدلے میں مسلمان زمینداروں کی زمینیں قرق ہو رہی ہیں۔

ہندو بھائیوں نے یہ خیال کیا تھا کہ مسلمان صلح کے نشہ میں ایسے مست ہو گئے ہیں۔ کہ ہم خواہ کچھ ہی کریں اب یہ کبھی نہیں جاگیں گے۔ لیکن ایک طرف احمدی جماعت کے شدھی کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہونے اور سب مسلمانوں کو جگا دینے اور دوسری طرف مسلمانوں میں اس احساس کے پیدا ہو جانے سے کہ ان کو سرکاری ملازمتوں سے آہستہ آہستہ دھکے دیئے جا رہے ہیں۔ ہندوؤں کی امیدیں نہ بر آئیں۔ اور خاموشی سے سارے مسلمانوں کو ہندو بنا لینے اور باقیوں کو ہندوستان سے باہر نکال دینے کے جو بعض لوگ خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ پورے نہ ہوئے تو انہوں نے جھوٹ سے کام لے کر ساری ہندو قوم کو مسلمانوں کے خلاف آمادہ جنگ کر دیا اور اب وہ کھلے طور پر اس امر کے درپے ہیں کہ مسلمان یا ہندو بن جائیں یا ہندوستان میں ان کا رہنا مشکل ہو جائے۔

اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہندوؤں نے دو تجویزیں کی ہیں۔ ایک تو سنگھٹن کی تحریک جاری کی ہے یعنے سب شہروں میں ہندو اپنی الگ فوجیں بنا رہے ہیں۔ جسطرح سکھوں نے اپنے جتھے بنائے ہیں۔ اور اکھاڑے بنا کر باقاعدہ ورزشیں کرتے ہیں۔ اور اسطرح اپنی قوم کو تیار کر رہے ہیں۔ دوسرے انہوں نے کچھ ایسے مسلمانوں کو جو کسی نہ کسی طرح ان کے زیر اثر ہیں۔ اس کام پر لگا دیا ہے کہ وہ ہندوؤں کی ان چالوں سے مسلمانوں کو واقف نہ ہونے دیں۔ ان لوگوں میں سے کچھ سرکاری کونسلوں کی ممبری کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو گو نام کے مسلمان ہیں۔ لیکن ان کی غرض صرف یہ ہے کہ ہندوؤں کی خواہشوں کو پورا کریں۔ گو مسلمانوں کو قربان ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

ان حالات کو دیکھ کر بعض دوستوں نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں وائسرائے کی کونسل یعنی اسمبلی کے اس حلقہ کی طرف سے ممبری کے لئے کوشش کروں۔ جو ضلع لاہور ضلع امرتسر۔ ضلع فیروزپور۔ اور ضلع گورداسپور پر مشتمل ہے۔ اور میں نے اسکو منظور کر لیا ہے۔

اپنے زمیندار بھائیوں کی واقفیت کے لئے میں لکھ دینا چاہتا ہوں کہ کونسلیں دو قسم کی ہیں۔ ایک پنجاب کے لاٹ صاحب کی کونسل ہے اور ایک ہندوستان کے لاٹ صاحب کی کونسل۔ جسکا نام درحقیقت اسمبلی ہے یہ کونسل دہلی اور شملہ میں وائسرائے بہادر کے وزیروں کے ساتھ ملکر کام کرتی ہے۔ جبکہ مقامی کونسل لاہور اور شملہ میں پنجاب کے لاٹ صاحب کے وزیروں سے ملکر کام کرتی ہے۔ میں اسمبلی کی طرف سے امیدوار ہوں نہ کہ کونسل کیلئے۔ کونسل ایک مقامی جماعت ہے۔ اور اسمیں وہی لوگ ممبر بننے کے حقدار ہیں جو آپ لوگوں کے رشتہ دار یا ساتھ رہنے والے ہیں۔ کیونکہ اس میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں بہت سی پیش ہوتی رہتی ہیں جو مختلف ضلعوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے لئے تو آپ نے پہلے ہی اپنے بھائیوں میں سے کسی کو کھڑا کر لیا ہوگا۔ اور ایسا ہی چاہیئے۔ لیکن اسمبلی کا یہ حال نہیں۔ اس میں صرف ایسی باتیں پیش ہوتی ہیں۔ جن کا سارے ہندوستان سے تعلق ہو یا بڑے بڑے قانون اسمیں پیش ہوتے ہیں۔ اسمیں ایسے آدمی ہی کام کر سکتے ہیں۔ جو قانون سے بھی ایک حد تک واقف ہوں۔ اور انگریزی کے بھی ماہر ہوں۔ تا بنگال۔ مدراس۔ بمبئی برما کے ممبروں سے جو سوائے انگریزی کے اپنے خیال ظاہر نہیں کر سکتے تبادلہ خیالات کر سکیں اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔

یہ بات جو ضمناً آ گئی ہے بیان کر دینے کے بعد میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ کہ حلقہ اسمبلی کے لئے میں نے امیدوار بننا منظور کر لیا ہے اور میں وضاحت سے بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں کن خیالات کو لیکر وائسرائے صاحب بہادر کی کونسل میں جانا چاہتا ہوں۔

(۱) میری یہ پالیسی ہوگی۔ کہ سب سے مقدم اپنے مسلمان بھائیوں کے فوائد کو مدنظر رکھوں خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ کیونکہ سیاست اور دنیوی کاموں میں فرقوں کا کوئی تعلق نہیں ہے مسلمانوں کو سب سے زیادہ اسی بات نے نقصان پہنچایا ہے کہ وہ دنیا کی باتوں میں بھی فرقہ بندی کا خیال رکھتے ہیں۔ میں اس امر کو مدنظر رکھونگا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی۔ کہ وہ بات ہو جس میں اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ ہو۔ اور اگر کوئی ایسا امر پیش آیا جس میں کسی خاص فرقے کے حقوق کو نقصان پہنچتا ہے۔ تو میں اس امر کو نہیں دیکھونگا۔ کہ اس معاملے میں میری کیا رائے ہے بلکہ اس بات کا خیال رکھونگا کہ اس فرقے کے نزدیک جس پر اسکا اثر پڑتا ہے وہ بات کسطرح ہونی چاہیئے۔ اور میں اس فرقے کے حقوق کی حتی الوسع حفاظت کا خیال رکھونگا۔

(۲) میں اس امر کی پوری کوشش کرونگا کہ مسلمانوں کے جائز حقوق کو کوئی اور قوم خواہ ہندو ہو خواہ عیسائی۔ خواہ کوئی اور غصب نہ کر سکے۔

(۳) میں اس امر کا خیال رکھونگا۔ کہ اندھا دھند کوئی کام نہ کیا جائے۔ اگر سرکاری تجویزیں ملک کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً مفید ہوئیں تو میں انکی تائید کرونگا۔ اور اگر وہ ملک اور مسلمانوں کے لئے مضر ہوئیں۔ تو میں ان کی مخالفت کرونگا۔ غرض نہ میں خواہ مخواہ سرکار کی ہر بات کی اسلئے مخالفت کرونگا کہ یہ سرکار کی تجویز ہے اور نہ میں اسکی اسلئے تائید کروں گا کہ وہ سرکار کیطرف سے پیش ہوئی ہے۔ بلکہ یہ دیکھونگا کہ مسلمانوں کا کس میں فائدہ ہے۔

(۴) اپنے ملک کی دوسری قوموں کے متعلق پوری کوشش کرونگا کہ وہ انصاف اور محبت کے ساتھ مسلمانوں سے ملکر کام کریں اور انکے جائز حق انکو دیں۔ اور اپنے جائز حق آپ لیں۔ لیکن میں اسبات کی پوری احتیاط کروں گا۔ کہ انکو خوش کرنے کے لئے میں مسلمانوں کے حقوق کو قربان نہ کردوں۔ لیکن میں یہ بھی نہیں کروں گا۔ کہ خواہ مخواہ ان کو نقصان پہنچانیکی کوشش کروں۔ کیونکہ وہ آخر ہمارے بھائی ہیں۔ اور صرف چند خود غرض لوگوں نے انکو دھوکہ دیکر ہم سے لڑا دیا ہے۔ جس دن انکو سمجھ آجائیگی وہ پھر ہمارے ساتھ بھائیوں کی طرح مل جائیں گے۔

(۵) میں اس امر کا خیال رکھونگا۔ کہ زمیندار طبقہ کی حفاظت ہو۔ [illegible] کی ریڑھ کی ہڈی زمیندار ہی ہیں۔ انہی کے ذریعے ہندوستان میں مسلمانوں کو عزت حاصل ہے۔ پس اس حصہ کے حقوق کی حفاظت اور ان کی بہتری کا خیال ہر مسلمان کا فرض ہے اور میں اسکا خیال رکھوں گا۔

(۶) میں اسبات کا خیال رکھونگا کہ مسلمانوں کی تعلیمی حالت کی طرف پوری توجہ کی جائے۔ اور جو نقائص ابھی رہ گئے ہیں ان کو دور کیا جائے۔

(۷) میں اس امر کا بھی خیال رکھونگا کہ ہندوستان کے باہر کے مسلمانوں سے بھی ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے۔ لیکن میں اس امر کا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے نزدیک ایسے معاملات میں محبت اور پیار اور اصرار سے جو کام ہو سکتا ہے وہ لڑائی اور فساد سے نہیں ہو سکتا۔ پس میں اصرار اور محبت سے گورنمنٹ کو مجبور کرنے کی کوشش کروں گا۔ کہ وہ مسلمانوں کے خیالات کا لحاظ کرے لیکن میں خواہ مخواہ کی لڑائی سہیڑ کر اسبات کا دشمنوں کو موقع نہیں دونگا کہ وہ ہماری لڑائی سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان میں بھی ہمیں کمزور کرنیکی کوشش کریں۔

(۸) گو کونسلوں کا یہ کام نہیں۔ کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ کریں۔ لیکن میں اس امر کا خیال رکھوں گا۔ کہ اگر کسی مسلمان عہدہ دار کو یا کسی دوسرے مسلمان کو کسی حاکم بالادست سے کوئی نقصان پہنچے جیسے اسپر ظلم ہوا ہو۔ تو میں اس کی اطلاع ملنے پر حکام اعلیٰ کو اسطرف توجہ دلانے اور اس ظلم کو دور کرنیکی پوری کوشش کروں گا کیونکہ میرے نزدیک قومیں افراد سے بنتی ہیں۔ اور افراد کے حقوق کی نگہداشت نہ کی جائے تو قومیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

(۹) میں اس امر کا پورا خیال رکھوں گا۔ کہ جہاں تک ہو سکے ان لوگوں کے خیالات کو غور سے سنوں جن کے حلقہ کی طرف سے میں امیدوار کھڑا ہوا ہوں۔ اور اگر میری ضمیر اس کے خلاف نہ ہو تو ان کی تائید کروں۔ ورنہ کم سے کم حکام تک ان خیالات کو ضرور پہنچا دوں۔ تا حکام اس امر کو معلوم کر سکیں کہ پبلک کی رائے اسبارہ میں کیا ہے۔ اور اس امر میں مجھے آپ کی مدد کی بھی ضرورت ہوگی۔ اور وہ یہ کہ آپ اپنے خیالات اور ضروریات سے مجھے اطلاع دیتے رہیں کیونکہ بغیر علم کے انسان کچھ نہیں کر سکتا۔

(۱۰) میں اس امر کی بھی کوشش کرونگا کہ تعلیم یافتہ طبقہ کی رائے کے مطابق ملک کو جائز حقوق ملتے چلے جائیں۔ اور آخر وہ اس مقام پر کھڑا ہو جائے کہ اپنی کاموں کا پورا اختیار رکھتا ہو۔ لیکن مجھے اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہو گا کہ ہماری کوششیں قانون اور اخلاق کی حد کے اندر رہیں۔ اور یہ کہ ہم ایسے حقوق کا مطالبہ نہ کر بیٹھیں کہ جن کا ملنا ہم کو اور خطرناک مصیبت میں ڈالدے۔

میں سمجھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کام کو کر سکتا ہوں۔ کیونکہ

(۱) میں خود زمیندار ہوں۔ سیالکوٹ کے ایک پرانے زمیندار خاندان کا ایک فرد ہوں اور تمام رشتہ دار بھی زمیندار ہیں۔ اور سیالکوٹ اور لائل پور میں زمینداری کا کام کرتے ہیں۔ پس میں زمینداروں کے حقوق کو جسطرح سمجھ سکتا ہوں اور جس طرح ان کی حفاظت کر سکتا ہوں دوسرا شخص نہیں کر سکتا۔ کیونکہ زمینداروں کو نقصان پہنچے تو خود مجھے اور میرے سب رشتہ داروں کو نقصان پہنچتا ہے اور اصولاً بھی میں اس امر کا قائل ہوں۔ کہ زمیندار طبقہ پنجاب کے مسلمانوں کے لئے بطور ایک ستون کے ہے۔

(۲) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بوجہ بیرسٹر ہونے اور آٹھ سال کا قانونی تجربہ رکھنے کے تعلیم یافتہ طبقہ کے احساسات اور انکی ضروریات کو بھی سمجھتا ہوں اور انکو بیان کر سکتا ہوں۔ پس میں ان کے فوائد کی نگرانی بھی کر سکتا ہوں۔

(۳) میں بوجہ لا کالج میں ریڈر ہونے کے صیغہ تعلیم سے بھی تعلق رکھتا ہوں۔ اور مسلمانوں کی تعلیمی ترقی میں جو رکاوٹیں ہیں اور انکو جن طریقوں سے دور کیا جا سکتا ہے ان سے واقف ہوں۔ اور اس امر میں مسلمانوں کی ایسی خدمت کر سکتا ہوں جو دوسرا کوئی امیدوار نہیں کر سکتا۔

(۴) میں کئی سال تک انڈین کیسز کا جو ہندوستان کا سب سے موقر قانونی رسالہ ہے ایڈیٹر رہا ہوں اور مختلف ہائیکورٹوں کے فیصلوں کو بغور مطالعہ کرنے اور ان پر نوٹ لکھنے کیوجہ سے میں قانونی پیچیدگیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح سمجھ کر اپنے ہم قوم اور ہم مذہب لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں۔

(۵) چونکہ میں سیاسی طور پر کسی خاص خیال کا پابند نہیں۔ بلکہ ہر مسئلہ کو صرف اس نقطہ سے دیکھنے کا عادی ہوں۔ کہ مسلمانوں کو کس بات سے فائدہ ہوگا۔ اس لئے میں آزادی سے مسلمانوں کی خدمت کر سکتا ہوں مگر دوسرے لوگ جو خاص خاص کمیٹیوں یا انجمنوں سے پہلے وعدے کر چکے ہیں کہ ہم اس اس رنگ میں کام کریں گے نہیں کر سکتے۔

(۶) میں اپنی کوشش سے ذاتی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا اس لئے میری نیت خالص ہے۔ اس امر کا یقین اپنوں میں الفاظ سے ہی دلا سکتا ہوں۔ آئندہ میرا عمل خود بتا دیگا کہ میں بجائے ذاتی فوائد حاصل کرنے کے مسلمانوں کے فوائد کو مدنظر رکھتا ہوں۔

(۷) ملک کے بہترین مذہبی اور سیاسی لیڈروں نے مجھے اس کام کا اہل سمجھ کر میرے لئے اپنے اپنے پیروؤں اور ہم خیالوں کو میرے حق میں رائے دینے کا مشورہ دیا ہے۔ (یہ چٹھی اس کے آگے درج ہے)

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ وائسرائے صاحب بہادر کی کونسل کے لئے جسے اسمبلی کہتے ہیں۔ میرے حق میں خود ہی ووٹ نہیں دینگے۔ بلکہ اپنے دوسرے دوستوں اور رشتہ داروں میں تحریک کرکے تمام ووٹ مجھے ہی دلوائیں گے۔

خاکسار

چوہدری ظفراللہ خان۔ بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لاء۔ لاہور

"اشد ضروری اعلان"

جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک جلسہ سالانہ کے وعدے موصول نہیں ہوئے ان کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ عرض کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدے جلسہ سالانہ سے دفتر ناظر بیت المال کو بواپسی مطلع فرماویں۔ اور بقایا داران و بجٹ فارم کے ہر دو نقشہ مرسلہ کی خانہ پری بھی مطابق ہدایت مطبوعہ فوراً کر کے ارسال فرماویں۔ لیکن اگر ان دونو فارموں کے ارسال کرنیمیں حساب تیار ہونے کیوجہ سے دیر ہو۔ تو کم از کم جلسہ سالانہ کے وعدے سے بواپسی اطلاع کی جاوے۔ اس لئے یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے۔ کہ عہدہ داران فوراً اس طرف توجہ فرما کر جواب سے مشکور فرماویں۔

(والسلام)

نیازمند

عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان ۳۰-۱۰-۲۳

کیا تبلیغ کا کام شروع کر کے سو جاؤ گے؟

میں نہایت تعجب سے دیکھ رہا ہوں کہ ملکانہ تبلیغ کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک زاویہ خاموشی میں جارہی ہے۔ احمدی پریس اور صیغہ انسداد اس بارہ میں بالکل خاموش نظر آتا ہے۔ اگر تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ زندگی وقف کرنے والوں کی تعداد کافی ہے۔ اور مزید تحریک کی ضرورت نہیں۔ تو بہت مبارک ہے لیکن اگر حقیقت اس کے خلاف ہے۔ تو میں اس

خاموشی کو مہلک گناہ سمجھتا ہوں

اسلام پر حملہ کرنے کے لئے دشمن اب جس دلیری اور قوت کے ساتھ اٹھا ہے۔ اس کا تقاضا ہے۔ کہ ہم پہلے سے زیادہ قوت اور اخلاص اور سرگرمی سے حفاظت اسلام کے لئے قدم اٹھائیں کشمیر سے خبریں آرہی ہیں۔ کہ آریہ سماج اپنی سرگرمیوں کا جدید محاذ وہاں بنانا چاہتا ہے۔ مدراس اور میسور کی جانب سے بھی اس قسم کی خبریں آرہی ہیں۔ آریہ اخبارات کا مطالعہ بتاتا ہے۔ کہ کس طرح پر ایک باقاعدہ انتظام کے ماتحت مختلف مقامات پر شدھی کی تحریک کام کر رہی ہے۔

اگر اس وقت ہم ذرا بھی غفلت اور بے پروائی سے کام لیں گے۔ تو اس کی تلافی ناممکن ہو جائے گی صیغہ انسداد جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں یکم اکتوبر ۱۹۲۳ء سے ایک مستقل صیغہ قرار دیدیا گیا ہے۔ اور اس کا عملہ مستقل عملے کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس صورت میں صرف یو۔ پی کے مبلغین کی کم از کم ایک سو کی تعداد ہر وقت ہمیں درکار ہے۔ اور ہندوستان کے دوسرے حصص الگ ہیں۔

ایک طرف آریہ سماج اور دوسری طرف مسلمان احمدی جماعت کے نظام اور کام کے لئے اعلیٰ درجہ کی رائیں رکھتے ہیں۔ اور فی الحقیقت خداتعالیٰ کے فضل سے اب تک جس اخلاص اور ایثار کا جو نمونہ اس قوم نے دکھایا ہے بے نظیر مثال ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہمارا کام ختم ہو چکا ہے۔ بلکہ در اصل ہمارا کام ابھی شروع ہوا ہے۔ اس لئے جماعت کے سکرٹری صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنے اپنی انجمنوں میں تحریک کریں۔ اور تین تین ماہ کے لئے زندگی وقف کرنے والوں کی فہرستیں صیغہ انسداد کے ناظر صاحب کو بھجوائیں۔ یاد رکھو کہ اب اس کام کو شروع کر کے ہمارا امام پیچھے قدم نہیں ہٹا سکتا۔ خداتعالیٰ نے اس سے اس قسم کی قوتوں ہی کو سلب کر لیا ہے۔ وہ آگے بڑھنا جانتا ہے پیچھے ہٹنا اس کو نہیں آتا ضرورت ہے کہ کم از کم ۲۰۰ والنٹیئر ہمارے پاس اس کام کے لئے ہر وقت موجود رہیں۔ تاکہ جب چاہیں انہیں بلا لیا جاوے۔

خدمت دین کے بھی اوقات ہوتے ہیں۔ ایک وقت آئے گا۔ کہ اس قسم کی ضرورتیں نہ ہوں گی۔ لوگ خواہش کریں گے۔ اور موقعہ نہ ملے گا۔ پس اسے غنیمت سمجھو اور اپنا نام پیش کرو۔

حفاظت اسلام یا اشاعت اسلام

جولائی ۱۹۰۹ء میں اس عنوان سے الحکم میں ایک سلسلہ مضامین لکھا گیا تھا۔ آج پندرہ برس کے بعد میں اس مضمون کو پیرایہ اشاعت کے قابل اور زیادہ موزوں پاتا ہوں۔ اس لئے یہاں پر درج کرتا ہوں۔ شاید کسی کو فائدہ پہنچے۔ (ایڈیٹر)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحٰفظون۔ یعنی ہم نے ہی قرآن مجید کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں یہ پیشگوئی جس وضاحت اور خوبی کے ساتھ تیرہ سو برس سے پوری ہو رہی ہے۔ اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ چونکہ قرآن مجید خاتم الکتب تھا۔ اس لئے یہ ضروری امر تھا۔ کہ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ ہی کرتا۔ یہ حفاظت کس طرح پر ہوئی ہے۔ اور ہوتی رہی ہے۔ اس کی تفصیل بہت بڑی ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کیلئے تو یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق واللہ یعصمک من الناس کی پیشگوئی ہوئی جو اپنے وقت میں ایسی صفائی سے پوری ہوئی۔ کہ ایک دہریہ اور میٹریلیسٹ کے لئے بھی اس میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت زبردست ملتا ہے۔ کیونکہ کسی شخص کا قتل کر دینا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی بعض سلاطین عظام جن کے ہاں حفاظت و نگہداشت کے بڑے بڑے اہتمام ہوتے ہیں۔ مگر قتل ہوئے بڑے بڑے بہادر اور جری انسان جو اپنی قوت و ہمت میں اپنے وقت میں فرد تھے۔ معمولی آدمیوں سے شکار موت ہوئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے وقت اور ایسی حالت میں عرب جیسے ملک میں یکہ و تنہا تھے۔ اس پیشگوئی کا ان غیور عربوں عربوں کو سنانا جن کے محبوب ترین چیز مذہب کو آپ ان کے ہاتھ سے لینا چاہتے تھے۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے عظیم الشان بہادر خلیفہ سلطنت اسلام کی ترقی کے ایام میں شہید ہو جاتا ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی باوجود مختلف قسم کے منصوبوں کے اور سازشوں کے قابو نہیں پا سکتا۔ اس میں سِر یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کا خود وعدہ فرمایا تھا۔ ایسے ہی مکہ معظمہ کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے۔ غرض حفاظت اسلام کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ اسلام محفوظ رہے گا۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہم ضرورت کے وقت ہاتھ نہ ہلائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ میں اس پچھلے زمانہ کی تفصیل میں اس وقت نہیں جاتا۔ میری غرض صرف یہ ہے۔ کہ خداتعالیٰ کی نصرت اور تائید کا فضل اور توفیق کا نزول بھی اسی وقت ہوتا ہے۔ جب ہم خود قدم بڑھائیں اس وقت اسلام اور مسلمان سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔

اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے یہ تکلیف جانستاں معلوم ہوتی ہے۔ اور اسے دیکھ کر دل گھٹتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس کے پیچھے ایک عظیم الشان رحمت ہے

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست

میں مسلمانوں کی سستی اور کاہلی دیکھ کر اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اسلام اس طرح پر مٹ جائے گا۔ اور مسلمان تباہ ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ قرآن مجید سے اسلام کی حفاظت کا وعدہ نمایاں ہے۔ اور اس وعدہ کے ایفاء کو ہم نے خود بھی دیکھا ہے۔ اس لئے اس نتیجہ پر تو میں پہنچ نہیں سکتا۔ بلکہ میں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر ایمان لاتا ہوں۔ اور یقین کرتا ہوں۔ کہ اگر ہم اس کام کو نہ کریں گے۔ خدا نہ کرے۔ کہ ہم نہ کرنے والوں میں نہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ ایک اور قوم کو لے آئے گا۔ جو پورے جوش اور وفاداری کے ساتھ اسلام کی خدمت کرے گی۔ ایسی حالت میں ہم پر افسوس ہوگا۔ ضرورت ایجاد کی ہوتی ہے۔ اور اسلام کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ مختلف اوقات میں جب اسلام پر حملہ ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے حسب حال کسی بزرگ کو کھڑا کر دیا۔ اور ایک عالم اس کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور اس کے ساتھ کر دیا۔ اور وہ فتنہ دور کر دیا گیا۔ جب فلسفہ کا زور ہوا۔ اور اس رنگ میں اسلام پر حملے شروع ہوئے تو غزالی جیسے بزرگ کو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کر دیا۔ اور اس نے جدید علم کلام سے فلسفیوں کے اس جادو کو جو اسلام کے مقابلہ میں پیش کیا گیا تھا۔ پاش پاش کر دیا۔ پھر جب فلسفہ ہی کی طرف زیادہ توجہ ہو گئی۔ اور معرفت مٹنے لگی۔ تو سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جیسے بزرگ نے آ کر معرفت الٰہی کی کوثر سے سرشار کر دیا۔

اسی طرح یہ یہ سلسلہ برابر چلا آتا ہے۔ اور چلا جائیگا میری غرض اس مضمون کے لکھنے سے یہ ہے۔ کہ اس وقت اسلام اور مسلمانوں کی جو حالت ہو رہی ہے۔ وہ بہت ہی کچھ قابل رحم ہے۔ مسلمانوں حالت دین کے لحاظ سے اور دنیا کے لحاظ سے دن بدن گر رہی ہے ایک گروہ مسلمانوں میں ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی دنیوی حالت کی اصلاح ہو جائیگی تو ان کا دین بھی درست ہو جائے گا۔ اول ان کی دنیوی حالت کی اصلاح ہو۔ ان لوگوں کی نیت بھی میری دانست میں نیک ہے۔ وہ اور مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔ اور ان کی حالت پر ہمیں افسوس نہیں آتا ہے۔ بالمقابل ایک گروہ یہ چاہتا ہے۔ جس میں خدا کے فضل سے ہم بھی ہیں۔ کہ مسلمانوں کی دینی اصلاح اگر ہو جائے۔ تو ان کی دنیا بھی درست ہو جائے۔ اس قسم کے دو گروہوں کا پیدا ہو جانا خیر و برکت کا موجب ہے۔

اس وقت غور طلب سوال یہ ہے۔ کہ آیا ہمیں اشاعت اسلام کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یا حفاظت اسلام کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ آریوں نے جو فتنہ ممالک متحدہ میں پھیلایا ہے۔ اور جہاں جہاں ان کا بس چلتا ہے۔ وہ اس زہر کو پھیلا رہے ہیں۔ عیسائیوں کا فتنہ بھی کچھ کم نہ تھا۔ کہ آریوں کے فتنہ نے اور بھی بات بڑھا دی۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کو مسلمان رکھنا مقدم ہو چلا ہے۔ اور میری سمجھ میں اشاعت اسلام کے لئے یہ ایک مبارک تحریک ہے۔ مسلمان جب دیکھیں گے۔ کہ ان کی آبادی پر بے طرح حملہ ہو رہا ہے۔ اور وہ لوگ جو شمر ہی مذہب نہیں رکھتے۔ دوسروں کو اپنے میں جذب کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ تو آخر مسلمانوں کی غیرت کچھ تو جوش میں آئے گی۔ اور وہ جب اپنے بھائیوں کو مسلمان رکھنے کی کوشش کریں گے۔ تو ان میں لازماً وحدۃ اور اخوۃ پیدا ہو کر دوسروں کو مسلمان بنانے کی کوشش شروع ہو گی۔

میری سمجھ میں اس وقت حفاظت اسلام پر زور دینے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے سب سے اول ہمیں یہ حاجت ہے۔ کہ کفر فروشی کے بازار کو بالکل اجاڑ دیا جائے۔ اور کفر کی منڈیوں کو بائیکاٹ کیا جائے یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے محترم علماء اسلام ہی اس موجودہ حالت پر غور کریں۔ ایک وقت تھا۔ کہ ہمارے علماء جو خشیت اللہ سے لبریز دل رکھتے تھے۔ فتوے دیتے ہوئے ڈرتے تھے۔ اور اس کام کو بڑا کٹھن سمجھتے تھے۔ چنانچہ تاریخ ایسے واقعات کی شہادت دیتی ہے۔ لکھا ہے کہ امام مالک نے اس وقت تک فتویٰ نہیں دیا۔ جب تک کہ ستر اماموں نے ان کی قابلیت کی شہادت نہیں دی۔ ایسا ہی اور بزرگان دین کا عمل رہا ہے۔ مگر اب اس کے برخلاف صورت نظر آتی ہے۔ ایک شخص منہ سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہتا جاتا ہے۔ اور عمل سے بھی اس کی تصدیق کرتا ہے مگر کسی ایک یا دو کے خیالی عذر پر اس کی تکفیر کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ اس قسم کی حرکات نے علماء کی کی وقعت کو بھی کم کر دیا ہے۔ اور ان فتووں کی وقعت کو بھی کھو دیا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے مذہب سے واقف کرانے کی اول کوشش کرنی چاہیئے۔ اور نہایت نرمی اور اخلاق اور عفو سے ان کی غلطیوں پر انہیں آگاہ کرنا چاہیئے۔ اس بیان سے میری غرض یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو اسلام کی موٹی موٹی باتوں سے آگاہ کیا جاوے۔ اور اختلافی مسائل اور فروعی جھگڑے ان کے کانوں میں ہرگز نہ ڈالے جائیں۔ اس سے مسلمانوں کے عقائد اور ان کے احوال پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ کسی مسئلہ میں اختلاف آرائی کو جو محض نیک نیتی اور للہیت سے ہو تکفیر کا ذریعہ نہ بناؤ اور علماء ربانی کی طرح اس معاملہ تکفیر میں جلد بازی نہ کرو۔ کافر بنانا سہل اور مسلمان بنانا مشکل ہے۔ باہمی اختلافی مسائل کو بغض و کینہ اور ایک دوسرے کی تخریب کا ذریعہ نہ بناؤ۔ بلکہ اس وقت ایسے جھگڑوں کو بھول جاؤ۔

جن لوگوں کو آریہ اور عیسائی مرتد کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ اور سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں گمراہ کر رہے ہیں۔ ان کو بچانے اور اسلام سے واقف کرنے کی کوشش کرو۔ اگر ہمارا اصرار اور زور تکفیر بازی ہی پر رہا۔ تو اس کا نتیجہ صاف ہے گویا دو طرح سے ہم اپنی محنت کو کم کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے آریہ اور عیسائی ہیچ قوموں کو اپنے میں ملا رہے ہیں۔ اور ہم مسلمانوں میں تفرقہ ذات کے مسائل پیدا کر کے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ سیادت کریم کو گم کر کے خود تراشیدہ معیار قائم کر رہے ہیں۔ ان باتوں کو بھول جاؤ۔ اور مسلمانوں کو مسلمان رہنے دو۔ ان معاملات کو دیکھ کر میرے دل میں درد ہے۔ اور فی الواقعہ درد ہے۔

ع ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے
ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ

میری سمجھ میں تو اب اشاعت اسلام کے کام کی جگہ حفاظت اسلام کا کام زیادہ مقدم اور ضروری ہو رہا ہے۔ جب ہم اپنوں کو نکال رہے ہیں۔ اور آپس میں جوت پیزار ہو رہا ہے۔ تو بتاؤ غیروں کو ہم دکھانا اور سکھانا کیا چاہتے ہیں۔ یہ باتیں سرسری نظر سے دیکھنے کے قابل نہیں ہیں۔

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ اور آپ امور مہمہ سلسلہ میں مصروف ہیں۔ درس قرآن مجید برابر ہو رہا ہے؟

(۲) حضرت ام المومنین کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب آپ کی صحت کامل کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہت دیر تک آپ کو ہمارے سر پر سلامت رکھے۔ حضرت ام المومنین کا وجود ہمارے لئے خدا کے فضل سے ایک امان اور برکت ہے

(۳) خان صاحب میاں عبد اللہ خاں صاحب خلف الرشید حضرت نواب صاحب قبلہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت اور شفاء کامل کے لئے بھی درد دل سے دعا کریں۔

(۴) ۸ نومبر کو گورنر صاحب پنجاب بمقام گورداسپور جماعت احمدیہ کے وفد سے ملاقات کریں گے۔ اور جماعت احمدیہ کا مختصر سا ایڈریس بھی لیں گے۔

(۵) میرے مکرم محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تالیف و اشاعت و تعلیم و تربیت بھی بیمار پڑے ہیں۔ اب آپکو خدا کے فضل سے افاقہ اور آرام ہے۔ مگر ضعف ہے خدا تعالیٰ ایسے کار آمد وجودوں کو ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے۔

یہ خبر نہایت رنج سے پڑھی جائے گی کہ جناب مولانا مولوی سرور شاہ صاحب کی دختر کلاں جو عزیز مکرم سید محمود شاہ صاحب کے نکاح میں تھیں۔ ایک عرصہ کی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ دو چھوٹے چھوٹے بچے اپنی نشانی چھوڑ گئیں ہیں۔ عزیز محمود اللہ شاہ صاحب کو ولایت میں یہ خبر نہایت رنجدہ ہو گی

مگر خدا کی مشیت ہی اس قابل ہے۔ کہ مومن اس پر راضی ہو۔

حضرت مولانا سرور شاہ صاحب اور مکرم سید ستار شاہ صاحب کے خاندان سے اس حادثہ میں عام ہمدردی ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے فضل و کرم سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئی۔ حضرت اقدس جنازہ کے ہمراہ تشریف لے گئے۔

انجمن محبانِ اسلام کی ماہواری رپورٹ

انجمن محبانِ اسلام کا ماہواری جلسہ بتاریخ ۵؍ اکتوبر ۱۹۲۳ء بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ عالیہ احمدیہ کے منعقد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جس کو میرے عزیز بھائی مبین الحق جماعت اوّل نے بڑی خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ اس پر ہم اپنے معزز جناب بھائی محمد یامین کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ ان کے صاحبزادہ نے اپنی ڈیوٹی کو بہت اچھی طرح سرانجام دیا۔ ان کے بعد [illegible] نظم عبدالحق جماعت دوم نے پڑھی۔ جس سے حاضرین محظوظ ہوئے۔ اور نظم کے بعد گذشتہ رپورٹ سنائی گئی۔ رپورٹ کے بعد میرے مکرم برادر عبدالرحمٰن لائل پوری نے صداقت مسیح موعود پر لیکچر دیا۔ چونکہ اپنے [illegible] جدت رکھتا تھا۔ اور اس کے لیکچر سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اگر آپ اس طرح پریکٹس کرتے رہے تو انشاء اللہ ایک روز اعلیٰ درجہ کے لیکچرار بن جائیں گے۔ اس کے بعد برادر ظفر محمد جماعت سوم کی تقریر صداقتِ اسلام پر تھی۔ آپ کی تقریر میں ایک تسلسل پایا جاتا تھا اور ان کی تقریر اپنے اندر ایک جوش رکھتی تھی۔ ان کے لیکچر کو سنکر حاضرین میں سے ایک صاحب جن کا نام اسلم یار جوگی اور آپ لاہور کے رہنے والے ہیں اور عام طور پر آپ کے گاؤ رکھشا پر لیکچر بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اٹھ کر سٹیج کی طرف بڑھے اور پریذیڈنٹ صاحب کی مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں اس لڑکے کے لیکچر پر بہت ہی خوش ہوا ہوں۔ اور اسلئے میں انکو ایک روپیہ انعام دیتا ہوں۔ اس پر میں جوگی صاحب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا انکو اور بھی نیکی کے حصول کی توفیق عطا فرما دے۔ اور اس لیکچر کے بعد میرے مکرم بھائی عبدالحلیم سیالکوٹی جماعت سوم کی تقریر وفات مسیح ناصری پر ہوئی۔ انہوں نے فلما توفیتنی والی آیت سے استدلال فرما کر ثابت کیا کہ مسیح کی قوم کا بگڑنا اس بات پر گواہی دے رہا ہے۔ کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔ اس کے بعد انگریزی [illegible] اور عربی نظم پڑھی گئی جو کہ مقررین نے بہت ہی اچھے لہجے میں ادا کی۔ بعد ازیں پریذیڈنٹ صاحب نے ریویو کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج کے مقررین کی تقریریں سنکر میں بہت خوش ہوا ہوں۔ کیونکہ اس سے پیشتر وہ کبھی بھی کسی جلسہ میں شریک نہیں ہوئے اور ساتھ ہی آپ نے انجمن کے افسر صاحب کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ گذشتہ جلسہ میں جو تقاریر کی گئی تھیں ان کے متعلق کوئی رپورٹ نہیں پہنچائی گئی اس لئے آئندہ کے لئے چاہیئے کہ وہ باقاعدہ اس کام کو شروع کریں اور اس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار

محبوب عالم جماعت سوئم اسسٹنٹ سکرٹری انجمن محبانِ اسلام قادیان دارالامان۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین کی تاریخ کا ایک ورق اور الٹ گیا

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین اور مکذبین کی تاریخ اپنے اندر بہت سے عجیب باب رکھتی ہے اور اس کے بعض اوراق نہایت ہی موثر اور دہشت ناک نظارہ پیش کرتے ہیں۔

لاہور سے حال میں ملا **محمد بخش** صاحب ایڈیٹر ہنٹر کی وفات کی خبر شائع ہوئی۔ جو طاعون سے ہوئی۔ ملا محمد بخش صاحب نے بھی سلسلہ کی مخالفت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بہت بڑا حصہ لیا۔ لیکن آپ کی وفات کے بعد انہوں نے خاموشی اختیار کر لی۔ ملا محمد بخش کی وفات نے مخالفین سلسلہ کی تاریخ کا ایک ورق اور الٹ دیا ہے۔ سلسلہ کی **مخالفت** اس نے جن اغراض کے ماتحت کی تھی [illegible] ان میں اسکو کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اور بالآخر وہ تکلیف دہ امراض کا نشانہ ہو کر آخر اس راستہ سے گذر گیا جہاں سب کو برابر گذرنا ہے اور اس دروازہ سے داخل ہونے کے بعد پھر امتیاز کی گھڑی آجاتی ہے۔

ملا محمد بخش صاحب اخبار جعفر زٹلی کا ایڈیٹر تھا پھر اس نے اخبار ہنٹر جاری کیا۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ یہ اخبار کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ ملا صاحب چاہتے تھے کہ سلسلہ کی اشاعت میں روک ہوں۔ اور خدا کے فرستادہ کی مخالفت کر کے دنیا کمائیں۔ مگر وہ اپنی وفات کے وقت دیکھتے تھے کہ کس قدر جماعت پھیل گئی ہے اور یہ سلسلہ پنجاب سے نکل کر اکناف عالم میں پھیل گیا ہے سلسلہ کی یہ کامیابی اور ترقی کس طرح انکو خوش کر سکتی ہوگی۔ بہر حال ملا صاحب کا سلسلہ کی کامیابی اور مخالفت کر کے اس کی ترقی کو روکنے میں اپنی ناکامی کا دیکھنا ایک حسرت ناک موت ہو سکتی ہے۔

بلحاظ ایک ہمعصر کے (اگرچہ وہ ہمارا مخالف تھا) ہمکو اسکی **وفات** کا افسوس ہے۔ اسلئے کہ

مرا بمرگِ عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانیِ ما نیز جاودانی نیست

ضلع جالندھر کی احمدی جماعتوں کو مشورہ

سلسلہ عالیہ کی احمدی جماعتہائے ضلع جالندھر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ چودھری **نعمت اللہ خان** صاحب رئیس مدار پنجاب کونسل کیلئے کھڑے ہوئے ہیں وہ احمدی جماعت کے ایک معزز رکن ہیں۔ اور مرحوم و مغفور چودھری رستم علی خان صاحب کے عزیز ہیں۔

احمدی جماعت کے سربرآوردہ اور با اثر احباب خصوصاً کریام۔ راہوں۔ اور لنگڑوعہ اور دیگر مقامات کے معزز احمدی راجپوتوں کا فرض ہے کہ وہ چودھری نعمت اللہ خان صاحب کی کامیابی کے لئے پوری کوشش کریں۔ اور ان کیلئے دعا بھی کریں۔ امور عامہ کے صیغہ انتخاب سے مختلف جماعتوں کو اطلاع دی گئی ہے۔ اخبار کے ذریعہ بھی انکو مشورہ دیا جاتا ہے

ضلع امرتسر۔ لاہور۔ فیروزپور و گورداسپور

کی طرف سے چودھری ظفراللہ خانصاحب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جن کے کام کا پروگرام آجکے اخبار میں شایع ہوا ہے اور جن کے انتخاب کے لئے صوبہ پنجاب کے تمام بڑے بڑے مسلمانوں کے نام سے اعلان بھی شائع ہو رہا ہے۔ مندرجہ بالا اضلاع کی احمدی جماعتیں اپنے نمایندے کی کامیابی کیلئے پوری کوشش کریں۔ ووٹروں کی فہرستیں وہ چودھری صاحب اور دفتر امور عامہ قادیان سے

وصیت نمبر ۲۰۲۴

میری صرف جائداد غیر منقولہ بصورت مکان ہے جو کہ گاؤں کے نرخ سے اسوقت پانصد کی ہے۔ اسکے متعلق میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کچھ داخل کرادوں تو وہ اس سے منہا کر دیا جائیگا۔ اسوقت میری کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔

۵؍ اپریل ۱۹۲۲ء

العبد۔ نظام الدین احمدی [illegible] سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

گواہ شد۔ عبداللطیف خان سکرٹری انجمن احمدیہ سڑوعہ

گواہ شد۔ برکت علی از سڑوعہ ضلع ہوشیارپور۔

سنیاسی شردہانند کا ایک لمبا آرٹیکل اخبار تیج میں

سنیاسی شردھانند نے تیج مورخہ ۱۹ اکتوبر میں ایک لمبا لیڈر لکھا ہے۔ جسمیں بلند شہر کے ایک گاؤں میں چند ہندو بیچاروں کی مارپیٹ کا حال لکھا ہے۔ اور اس کے بعد مسلمانوں کو امن و انصاف کی طرف بلاتے ہوئے چند نصائح فرمائیں۔ جناب سنیاسی صاحب وقتاً فوقتاً اس قسم کے ناصحانہ الفاظ سے مسلمانوں کو روحانی اور اخلاقی فوائد پہنچانیکی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ اس قسم کے فساد علاوہ قابل افسوس ہونیکے ملک کے لئے خطرناک ہیں۔ لیکن سنیاسی صاحب کو چاہیئے تھا کہ اسکا انسداد اپنے گھر سے کرتے تاکہ مسلمانوں کو انپر منافقت کا شبہ نہ ہوتا۔ شدھی والوں کا ظلم و ستم و زبردستی اس وقت سے مسلمانوں پر شروع ہے۔ جب سے شدھی کی تحریک شروع ہوئی۔ اپنی فرضی کامیابی کی خوشی کے خمار میں مؤیدان شدھی نے علاوہ کمینہ حرکات کے جابجا مسلمانوں پر اور مبلغین اسلام پر دست درازیوں سے کام لیا ہے مثال کے لئے ہم چند واقعات ذیل میں درج کرتے ہیں۔

۱ اوّل۔ حسن پور کے ملکانے ابتداء میں شدھی ہوگئے تھے۔ لیکن ساندھن کی پنچایت پر وہ تائب ہوکر دوبارہ داخل اسلام ہوئے۔ اس کے بعد حامیان شدھی کی طرف سے ان پر زبردستی شروع ہوئی۔ اور تلسی ملکانہ کی دوکان شام کے وقت لوٹ لی گئی۔ چونکہ گاؤں میں غالب عنصر ہندوؤں کا تھا اسلئے مجرمین کو سزا دلوانی بھی مشکل تھی۔ کیونکہ لوگ ان کی طرف سے گواہی دینے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اس سے تلسی مذکور کا ۲۰۰ روپیہ کا نقصان ہوا۔ اور اوسے صاف طور پر یہ کہہ دیا گیا کہ اگر تم گاؤں میں رہنا چاہتے ہو تو شدھی کو قائم رکھنا ہوگا۔ اسپر بھی تلسی نہیں مانا۔ اس کے بعد اس شخص کے بعض درخت کاٹ لئے گئے اور قبرستان کی زمین پر قبضہ کرکے بعض قبروں پر ہل چلا دیا گیا۔ حامیان شدھی نے اسپر بھی صبر نہیں کیا۔ اس واقعہ کے ہفتہ بعد جمیعت دعوت تبلیغ کے مبلغ پر حملہ کیا گیا۔ اسکوا ور ملکانہ مخدوم کو سب اس کے مکان کے اندر گھسکر خوب پیٹا گیا۔ چونکہ متعلق جماعت نے اس مظلوم کی کما حقہٗ مدد نہیں کی اسلئے مقدمہ عدالت میں خارج ہوگیا۔ اس کے بعد مخدوم مذکور کے گھر میں نقب زنی کرکے اس کی تمام اندوختہ گندم قیمتی ۲۰۰ نکال لی گئی۔ اور مخدوم معہ اپنی ہمشیرہ اور چند اور ملکانوں کے ان لوگوں کے ظلم سے بچنے کے لئے موضع ساندھن میں ہجرت کرگیا اور تلسی اور اگھیر جن کو اپنی جائداد اور وطن ایمان سے زیادہ پیارا تھا۔ اس سنیاسی کے چیلوں کو خوش کرنے کے لئے مرتد ہوگئے۔

۲۔ دوسرا واقعہ اکرن اور چارلی پیچ کا ہے (ریاست بھرتپور) جہاں چالیس سے زائد خاندان شدھی سے اپنی خوشی سے تائب ہوئے۔ لیکن حکام کے دباؤ سے انکو دوبارہ شدھ کیا گیا۔ اسکے ہمارے پاس متعدد ثبوت موجود ہیں۔ جن میں سے صرف یہاں ایک بیان کیا جاتا ہے۔ اس واقعہ کی تصدیق میں میں چودھری نذیر خانصاحب وکیل جے پوری۔ مولوی عبدالحی صاحب نائب ناظم نمائندگان تبلیغ مولا برہم چاری مشہور اسلامی واعظ حکیم محمد اسماعیل خانصاحب ساکن سہاوا ضلع ایٹہ جن کے ساتھ چند اور دوست بھی تھے۔ ہم سب لوگ بھرت پور گئے۔ تجویز یہ تھی کہ ان ملکانوں میں چند آدمیوں کو بلوا کر سامنے انکے بیانات کروا دیئے جائیں۔ اور اسبات کا ثبوت دلوایا جائے کہ وہ اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے تھے۔ اور یہ کہ تھانیدار کی طرف سے ان پر جبر کیا گیا ہے ہم لوگ سب بھرتپور چلے گئے۔ اور اکرن میں ایک شخص کے ہاتھ پیغام بھیجا گیا۔ اسپر آٹھ ملکانے مرد اور ایک عورت بھرت پور میں پہنچ گئے۔ اور اعلیٰ حاکم کے سامنے اپنے صحیح بیانات لکھوانیکا سب کے سامنے اقرار کیا۔ لیکن جب ہم لوگ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انکو تھانیدار سے بھی زیادہ شدھی کا حامی پایا۔ اسلئے ان غریب ملکانوں کے بیانات اسکے سامنے دلوانے مناسب خیال نہ کئے گئے کیونکہ ہم لوگ ملکانوں پر اسبات کے اظہار سے ڈرتے تھے۔ کہ ریاست کے اعلیٰ حکام بھی شدھی کی پاسداری کرتے ہیں۔ اسلئے یہ تمام پارٹی بغیر کسی قسم کی کارروائی کے واپس آگئی۔ اسی طرح اگسپار میں آریہ مبلغین نے بھوڈ کا قریباً ۴۰ آدمی سے احمدیہ مبلغ پر حملہ کروا دیا۔ اور جھونپڑی پر اسقدر لاٹھیاں برسائیں کہ جھونپڑی مبلغ کے اوپر گر پڑی۔ اور یہ لوگ اُسے ایک آدمی کو دھکیلتے ہوئے اور مارتے ہوئے گاؤں کے باہر چھوڑ آئے۔ اسپر جسٹر کرکے تمام جھوٹوں کی طرح آریہ اخباروں میں شائع ہوا۔ کہ مرزا غلام رسول صاحب نے لوگوں کے گھروں میں باہر سے گوشت پھینکا۔ مرزا صاحب کی طرف سے مقدمہ کیا گیا جس پر ۱۳ آدمیوں کو جرمانہ ہوا اور ایک سال کے لئے نیک چلنی کی اور ضمانتیں لی گئیں۔ اور مرزا صاحب کو ۱۰۵ روپیہ بطور حرجانہ دلایا گیا۔

اسیطرح بلوٹھی کے لوگ جب واپس ہوئے ہیں۔ تو وہاں کے مرتد ملکانوں نے انپر حملہ کر دیا۔ اور سخت لڑائی کی۔ اسیطرح ۱۸-۱۹ اکتوبر کو بھینا اور مختار ملکانہ کو چارپائیوں سے باندھ کر مارا گیا۔ تھانہ قریب ہونے کی وجہ سے وہ جلدی پولیس میں پہونچ گئے۔ ورنہ سخت فساد کا خطرہ تھا۔ اسیطرح کئی ایک مردوں اور عورتوں کو دکھ دیا گیا۔ علی گڑھ میں ایک عورت کو ۳ دن تک مکان میں بند رکھا گیا اور آخر بعض سرکاری افسروں نے اُسے قید خانہ سے چھوڑایا۔

ان تمام گناہوں اور زیادتیوں کا بوجھ سنیاسی شردہانند کی گردن پر ہے۔

لیکن تمام طرح دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے۔ لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔

(چودھری فتح محمد سیال۔ ایم۔ اے۔ امیر وفد المجاہدین احمدیہ۔ ۳۵ سول لائن۔ آگرہ)

کچھ اپنی نسبت

مجھے شبہ ہوتا ہے کہ سرپرستان الحکم کو یہ عادت ہوگئی ہے کہ جبتک میں انہیں اخبار کی بہتری اور توسیع اشاعت کیطرف توجہ نہ دلاؤں وہ متوجہ نہیں ہوتے اور سال میں ایک دو مرتبہ اس فریاد و پکار کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اخبار کی عمدگی اسکی بروقت اشاعت اس کی کتابت۔ چھپوائی۔ کاغذ اور دوسرے مراتب کا انحصار ہے کارخانہ کی مالی حالت کے اطمینان بخش ہونے پر اور یہ منحصر ہے کہ اخبار کی کثرت اشاعت۔ اور اسکے خریداروں کے بروقت چندہ ادا کرنے پر۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں اسوقت تک مالک اور مینیجر اخبار کے ضروری اخراجات کی فکر میں سرگرداں رہتے ہیں۔ یا اس کی خوبیوں کے بڑھانیکی فکر میں۔ مذہبی اور قومی اخباروں کے لئے اور بھی مشکلات ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ وہ ایک خاص دائرہ اور حلقہ کے اندر محدود ہوتے ہیں۔ انکا موضوع خاص اور انکا مقصد مقررہ ایسی حالت میں اگر وہ قوم یا فرقہ جس کا وہ اخبار ہے اسکی طرف پوری توجہ نہ کرے تو اسکی زندگی اور موت کا سوال پیش آجاتا ہے۔

۲ الحکم ۲۵ سال سے جیسی بڑی عملی خدمت قوم کی اس سے ہوسکتی ہے کرتا آیا ہے۔ اور جبتک اللہ تعالیٰ چاہیگا کرتا رہیگا مگر میں یہ افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ کوئی سال الحکم پر ایسا نہیں گذرا کہ اسکے بقایا داروں کی فہرست میں ایک معقول رقم درج نہ ہو اگر بقایا داران کی شکایت کیجاوے۔ تو شاید کسی کو ناگوار گذرے اور اگر اپنے آپکو بقایا داران کے رحم پر چھوڑ دوں تو وہ پرواہ نہیں کرتے۔ زبانی اگر پوچھا جاوے تو اخبار اور اس کے ایڈیٹر کی اسقدر تعریفیں کریں گے کہ حد نہیں لیکن جب ادائے قیمت کا سوال آتا ہے تو

سخن دریں است

سمجھکر خاموش ہو رہتے ہیں۔ اسوقت تک اجرائے اخبار کی تاریخ سے لیکر کوئی ۱۵۰۰ روپے کے بقایا داروں کے ذمے ہے اور اس حالت میں اخبار کیا ترقی کرسکتا ہے جو مقامی خریدار جسقدر ہیں سوائے چند ایک سرپرستوں کے جنکے کئی سال سے قیمت دینی ہے جب مطالبہ کیا تو اس فقرے کا مصداق بنایا سے

اگر جاں طلبی مضائقہ نیست
اگر زر طلبی سخن درین است

مہربانی کرکے احباب توجہ فرماویں اور خود ہی قیمت ارسال کردیں۔ تاکہ وی پی کے خرچ سے بچ سکیں۔ والسلام (مینیجر الحکم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور
حضرت استاذی خلیفۃ المسیح اول کے خاص مجربات

۱۔ حب مسیح عطیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو مقوی معدہ ہاضم طعام۔ دافع درد معدہ و قبض و درد و مفاصل اور غایت حیض و امراض اطفال درد شکم و قبض و بخار و کھانسی اور ڈبہ وغیرہ کے لئے ازحد اکسیر ہے۔ قیمت فی بیگڑہ عہ

۲۔ **کشتہ طلاء**۔ یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے تیار کیا گیا ہے۔ تقویت اعضاء رئیسہ۔ دل۔ دماغ۔ جگر معدہ اور باہ کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے۔ نہایت درجہ کا فرحت افزا اور حفظ صحت کے لئے تیس اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی خوراک ۱۲ اور فی بیگڑہ خوراک تیس روپیہ (سے)

۳۔ **مقوی اعصاب**۔ جو نہایت درجہ کی مقوی اعصاب و معدہ و دماغ ہے۔ قیمت فی درجن ۱۰ر .... فی بیگڑہ پانچ روپے (عہ)

(۴) **روغن اکسیر اعصاب** جو تمام قسم کی بیماریوں کے تدارک کیلئے اور کل نظام عصبی کی تقویت کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۔

(۵) **اکسیر جیسے یاں** جو ممسک اور مبہی ہونے کے علاوہ مزیل ہر نوع اسہال دن کھنٹے کیلئے اور بیمار کیلئے ایک تریاق ہے قیمت فی ...

(۶) **اکسیر سوزاک** جو نئے اور پرانے سوزاک کو صرف ایک ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور کر دیتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کے لئے عہ

(۷) **اکسیر نسواں** جو ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور تمام تکلیف کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔ اس دوائی کے ذریعہ مولا کے فضل سے بہت سے گھر آباد ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کی خوراک کیلئے ...

(۸) **سرمہ مروارید**۔ یہ سرمہ تقویت بصارت کیلئے نہایت اکسیر ثابت ہوا ہے۔ حتیٰ کہ بعض نے اس کے متواتر استعمال سے عینک کو ترک کر دیا۔ امراض چشم پرانے گگروں کیلئے بھی مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ)

نوٹ۔ ہم نے پیر کی ادویہ کے خواص و صفات بیان کرنے میں نہایت تہذیب اور اختصار سے کام لیا ہے۔ ورنہ ان تمام امراض مردانہ و زنانہ کیلئے جن میں آج ایک دنیا مبتلا ہے۔ اور جن کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے سے شرماتے رہے تیار ہیں۔ اور علاوہ ازیں قیمتیں واجبی رکھی گئی ہیں۔

خاکسار حکیم محمد دین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی آپ کی بعض دواؤں کو حمائل کرتے تھے۔ مجھے اعتماد ہے۔ کہ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہوں گی۔

خاکسار مرزا محمود احمد

مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد

دفتر الحکم کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور مکتوبات وغیرہ کو محفوظ کرنے میں ہر ممکن سعی کی ہے۔ اس وقت تک ملفوظات کے کئی حصے شائع ہو چکے ہیں۔ حضرت اقدس کے مخلص اور جانثار مریدوں کے نام جو مکتوبات ہیں۔ ان کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ میری قادیان سے غیر حاضری کے سبب بند ہو گیا۔ میں اب رفتہ رفتہ ان تمام کاموں کو جو جاری تھے۔ ترتیب دے رہا ہوں۔ چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد جلد ان تحریروں کو شائع کر دوں۔ اس سلسلہ میں مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد عنقریب جلد تیار ہونے والی ہے۔ اس جلد میں حضرت چوہدری رستم علی خاں صاحب کے نام مکتوبات ہیں۔

چوہدری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں سے تھے۔ اور جب سے وہ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ایک منٹ کے لئے بھی کوئی ابتلا نہ آیا۔ اور آخر سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ مکتوبات کی اس جلد کے ساتھ حضرت صاحب کے کچھ حالات زندگی بھی لکھ دوں۔ اس لئے جماعت کے قدیم احباب سے درخواست ہے۔ کہ چوہدری صاحب کے **سوانح عمری** کے متعلق کوئی واقعہ انہیں معلوم ہو۔ تو مجھے لکھ بھیجیں۔ ان کتابوں کا سلسلہ اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے۔ کہ احباب کثرت سے ان کو خرید کریں۔

درخواستیں دفتر الحکم میں بھیجی جاویں۔

مرآۃ الجہاد

آریوں کی طرف سے مسئلہ جہاد پر بہت اعتراض کئے گئے ہیں لیکھرام مقتول نے اس پر ایک خاص کتاب لکھی ہے۔ اور آج آریوں نے شدھی کی تحریک کی بنیاد اسی پر رکھی ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا ہے۔ اس کتاب میں اس مسئلہ کی حقیقت علمی تاریخی حیثیت سے اس قابلیت سے بیان کی گئی ہے۔ کہ بے اختیار مصنف کی محنت اور ہمت کی داد دینی پڑتی ہے۔ اس کتاب میں آریوں کے قتل و غارت لوٹ مار اور بے حد ظلم و زیادتی کا تاریخی ثبوت ایک خاص فصل میں دیا ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ اور اس کی کثرت اشاعت کی ضرورت ہے۔ ۲۱۲ صفحہ کی کتاب ہے۔ اور عمدہ جلد کے ساتھ قیمت عہ دفتر الحکم قادیان سے ملیگی۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہے۔ یہ کتاب مولوی سید زادت حسین صاحب احمدی مونگیری کی تالیف ہے۔

دفتر الحکم کی کتابوں میں خاص رعایت

اللہ تعالیٰ کے بعض خاص **فضلوں** اور **انعامات** کی شکرگذاری کے لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل کتب ذیل کی رعایتی قیمت پر دی جائیں گی۔ اور یہ میعاد آخر جنوری سنہ ۱۹۲۴ء تک ہو گی۔

ترجمۃ القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے درس قرآن مجید سے لئے ہوئے نوٹس اور حضرت مسیح موعود کی تحقیقات سے اتفاق کر کے تفسیر کو لے کر یہ پارے مرتب کئے تھے۔ اور جماعت میں قرآن مجید کی خدمت اور اشاعت کا سب سے پہلا موقعہ اس خاکسار کو ملا۔ یہ پارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول بھی ہوئے ہیں۔ اس وقت دفتر الحکم میں پارہ نمبر ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و پارہ نمبر ۲۰ موجود ہیں۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ کی بھی چند کاپیاں ہیں۔ اس سے پہلے فی پارہ کا ایک روپیہ ہدیہ ہوتا رہا ہے۔ اب پارہ نمبر ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ دو سو کے یکجائی خریدار سے صرف عہ لئے جاویں گے۔ زیادہ کے خریدار سے اور بھی رعایت ممکن ہے۔

حضرت مسیح موعود کی سوانح عمری حضرت مسیح موعود کی لائف کے سلسلہ میں پہلے دو نمبر قیمت ہر دو کی جو مجلد ہیں عہ اس سوانح عمری کے سلسلہ میں شمائل و اخلاق کی جلد بھی تیار ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز جلسہ پر نکل جاویگی

تہذیب۔ بچوں کو اخلاق و آداب سکھانے کا سلسلہ اس چھوٹے سے رسالہ میں احکام طہارت سکھائے گئے ہیں۔ قیمت ار

مکتوبات احمدیہ حضرت مسیح موعود کے مکتوبات قیمت فی جلد عہ

ادعیۃ القرآن۔ قرآن مجید کی دعائیں جو قاضی اکمل صاحب نے ترجمہ کی ہیں۔

برہان الحق عیسائیوں کی تردید میں ایک چندا و رلاجواب رسالہ قیمت ار

احمدی خاتون کے فائل رسالہ احمدی خاتون کے کچھ فائل بھی دفتر الحکم میں موجود ہیں۔ اور وہ مکمل ہیں ہر ایک سال کے فائل قیمت عہ اسی رسالہ میں مستورات اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت بڑا قیمتی ذخیرہ موجود ہے

تاریخ مالابار۔ مجاہد مصری کی مدد سے تمام درخواستیں بنام ...